بدظنی، بدگمانی،غیبت، تجسس

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ وَ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ۔ (الحجرات آیت 12-13)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (تم میں سے)کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں)۔ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں۔اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بُری بات ہے۔اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِیَّاکُمْ وَ الظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَنَافَسُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا وَ کُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا کَمَا اَمَرَکُمْ. اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ: لَا یَظْلِمُهُ وَلَا یَخْذُلُهُ وَلَا یَحْقِرُهُ. اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا. اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا وَ یُشِیْرُ اِلٰی صَدْرِہٖ. بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ حَرَامٌ دَمُهُ، وَ عِرْضُهُ وَ مَالُهُ. اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَادِکُمْ وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ. لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا، وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَ کُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

(مسلم باب تحریم الظن و بخاری کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بدظنی سے بچو کیونکہ بد ظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو، اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو، اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو، حسد

نہ کرو، دشمنی نہ رکھو، بے رخی نہ برتو۔ جس طرح اس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کو بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اسے رسوا نہیں کرتا، اسے حقیر نہیں جانتا۔ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے یعنی مقام تقویٰ دل ہے۔ ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کا خون، اس کی آبرو اور اس کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو، بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو، دوسرے کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو، اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، أَنَّهُ قِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ: مَا الْغِیْبَةُ؟ قَالَ: "ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَكْرَهُ"۔ قَالَ: اَفَرَأَیْتَ اِنْ كَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: "اِنْ كَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ"۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ حدیث 4874)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ غیبت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ "تیرا اپنے بھائی کا ایسے الفاظ سے ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کی گئی کہ جو مَیں کہتا ہوں اگر وہ بات میرے بھائی میں موجود ہو؟ آپؐ نے فرمایا: اگر وہ بات اس میں ہے جو تُو نے بیان کی تو تُو نے اس کی غیبت کی۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو تُو نے اس پر بہتان لگایا ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ نُحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَ صُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ"۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ حدیث 4875)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب معراج ہوا تو مَیں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اس سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ مَیں نے پوچھا، جبرائیل

یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ، لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت و آبرو سے کھیلتے تھے یعنی غیبت کرتے تھے، الزام تراشیاں کرتے تھے، حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے۔وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیالات کرنے لگتے ہیں۔اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔اس لئے اوّل ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔اور انس پیدا ہوتا ہے۔اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ بغض حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 4صفحہ 215,214جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''میں سچ کہتا ہوں کہ بد ظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بد ظنی سے بہت ہی بچے۔اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو،تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے،تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنیوالا ہے۔اس کو کبھی بھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیے۔یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

غرض بد ظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔یہاں تک لکھاہے کہ جب دوزخی لوگ جہنم میں‌ڈالے جائیں گے،تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بد ظنی کی۔بعض لوگ اس خیال سے بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ خطا کاروں کو معاف کر دے گا اور نیکوکاروں کو عذاب دے گا۔ایسا خیال بھی بد ظنی ہے۔اس لئے اس کے صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔گویا نیکی اور اس کے نتائج جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں،بالکل ضائع کر دینا اور بے سود

ٹھہرانا ہے۔پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔بد ظنی سے نا امیدی اور نا امیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔بد ظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔اس لئے تم اس سے بچو اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 246-247 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" بد ظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتشِ سوزاں خس و خاشاک کو۔اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بد ظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔"

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 317حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

""" بعض گناہ موٹے موٹے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹ بولنا، زنا کرنا، خیانت، جھوٹی گواہی دینا اور اتلافِ حقوق، شرک کرنا وغیرہ۔لیکن بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا قرار دیا ہے۔چنانچہ فرمایا ہے اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا (الحجرات: 13) خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے۔ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو یہ سب بُرے کام ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 653-654مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

" اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچنے کا ایک گُر بتایا ہے۔یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ ایماندارو! ظن سے بچنا چاہئے کیونکہ بہت سے گناہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔اِیَّاکُمْ وَ الظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ۔

ایک شخص کسی کے آگے اپنی ضرورتوں کا اظہار کرتا ہے اور اپنے مطلب کو پیش کرتا ہے لیکن اس کے گھر کی حالت اور اس کی حالت کو نہیں جانتا اور اس کی طاقت اور دولت سے بے خبر ہوتا ہے۔اپنی حاجت براری ہوتے نہ دیکھ کر سمجھتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر شرارت کی اور میری دستگیری سے منہ موڑا۔تب محض ظن کی بناء پر اس جگہ جہاں اس کی محبت بڑھنی چاہئے تھی۔عداوت کا بیج بویا جاتا ہے۔اور آہستہ آہستہ گناہوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔جو عداوت کا پھل ہیں......یاد رکھو بہت بدیوں کی اصل جڑ سوء ظن ہوتا ہے۔مَیں نے اگر کبھی سوء ظن کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے میری تعلیم فرما دی کہ بات اس کے خلاف نکلی۔مَیں اس میں تجربہ کار ہوں۔اس لئے نصیحت کے طور پر کہتا ہوں کہ اکثر سوء ظنیوں سے بچو۔اس سے سخن چینی اور عیب جوئی کی عادت بڑھتی ہے۔اسی واسطے اللہ کریم فرماتا ہے وَ لَا تَجَسَّسُوْا۔ تجسس نہ کرو تجسس کی عادت بدظنی سے پیدا ہوتی ہے۔جب انسان کسی کی نسبت سوء ظن کی وجہ سے ایک خراب رائے قائم کر لیتا ہے تو پھر کوشش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کے کچھ عیب مل جاویں اور پھر عیب جوئی کی کوشش کرتا اور اسی جستجو میں مستغرق رہتا ہے۔اور یہ خیال کر کے کہ اس کی نسبت مَیں نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے اگر کوئی پوچھے تو پھر اس کا کیا جواب دوں گا۔اپنی بدظنی کو پورا کرنے کے لئے تجسس کرتا ہے اور پھر تجسس سے غیبت پیدا ہوتی ہے جیسے فرمایا اللہ کریم نے وَ لَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا۔

غرض خوب یاد رکھو۔سوء ظن سے تجسس اور تجسس سے غیبت کی عادت شروع ہوتی ہے۔اور چونکہ آج کل ماہِ رمضان ہے اور تم لوگوں میں سے بہتوں کے روزے ہوں گے۔اس لئے یہ بات مَیں نے روزہ پر بیان کی ہے۔اگر ایک شخص روزہ بھی رکھتا ہے اور غیبت بھی کرتا ہے اور تجسس اور نکتہ چینیوں میں مشغول رہتا ہے۔تو وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔جیسے فرمایا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہ!

اب غیبت کرتا ہے وہ روزہ کیا رکھتا ہے۔وہ تو گوشت کے کباب کھاتا ہے اور کباب بھی اپنے مُردہ بھائی کے گوشت کے اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ غیبت کرنے والا ایسا بد آدمی ہوتا ہے جو اپنے مُردہ بھائی کے کباب کھاتا ہے۔مگر یہ کباب ہر ایک آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ایک صوفی نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک شخص نے کسی کی غیبت کی۔تب اس سے قے کرائی گئی تو اس کے اندر سے بوٹیاں نکلیں جن سے بُو بھی آتی تھی۔

یاد رکھو یہ کہانیاں نہیں۔یہ واقعات ہیں۔جو لوگ بد ظنیاں کرتے ہیں جب تک اپنی نسبت بد ظنیاں نہیں سن لیتے نہیں مرتے! اس لئے مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور دردِ دل سے کہتا ہوں کہ غیبتوں کو چھوڑ دو۔بُغض اور کینہ سے اجتناب اور بکلی پرہیز کرو اور بالکل الگ تھلگ رہو۔اس سے بڑا فائدہ ہو گا۔..... یاد رکھو اللہ کریم تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ہے وہ معاف کر دیتا ہے۔جب تک انسان اپنا نقصان نہ اٹھائے اور اپنے اوپر تکلیف گوارا نہ کرے۔کسی دوسرے کو سکھ نہیں پہنچا سکتا۔ بد صحبتوں سے بہ کلی کنارہ کش ہو جاؤ۔خوب یاد رکھو کہ چوہڑی یا لوہار کی بھٹی یا کسی عطّار کی دکان کے پاس بیٹھنے سے ایک جیسی حالت نہیں رہا کرتی۔ظن کے اگر قریب بھی جانے لگو تو اس سے بچ جاؤ۔کیونکہ اس سے پھر تجسس پیدا ہو گا اور اگر تجسس تک پہنچ چکے ہو تو پھر بھی رک جاؤ کہ اس سے غیبت تک پہنچ جاؤ گے اور یہ ایک بہت بڑی بد اخلاقی ہے۔اور مُردار کھانے کی مانند ہے۔“

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 6-7 مطبوعہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

” ایک برائی بدگمانی ہے، بدظنی ہے، خود ہی کسی کے بارے میں فرض کر لیا جاتا ہے کہ فلاں دو آدمی فلاں جگہ بیٹھے تھے اس لئے وہ ضرور کسی سازش کی پلاننگ کر رہے ہوں گے یا کسی برائی میں مبتلا ہوں گے۔اور پھر اس پر ایک ایسی

کہانی گھڑ لی جاتی ہے جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔اور پھر اس سے رشتوں میں بھی دراڑیں پڑتی ہیں۔دوستوں کے تعلقات میں بھی دراڑیں پڑتی ہیں۔معاشرے میں بھی فساد پیدا ہوتا ہے۔اس لئے قرآن کریم میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس برائی سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔فرمایا {یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا}(الحجرات آیت 31)کہ اے ایمان والوں بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو، کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو۔پس اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے اسی سے ذاتی تعلقات میں بہتری کی بنیاد قائم رہے گی اور اسی سے معاشرے سے برائیوں کا خاتمہ ہو گا۔بعض لوگ بعض کے بارے میں بدظنیاں صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ذلیل کیا جائے اور دوسروں کی نظروں سے گرایاجائے اور اگر کسی جماعتی عہدیدار سے یا خلیفہ ٔوقت سے اس کا خاص تعلق ہے تو اس تعلق میں دُوری پیدا کی جائے اور اکثر پیچھے ذاتی عناد ہوتا ہے۔جب بدظنیاں شروع ہوتی ہیں تو پھر تجسس بھی بڑھتا ہے اور پھر ہر وقت یہ بدظنیاں کرنے والے اس ٹوہ میں رہتے ہیں کہ کسی طرح دوسرے کے نقائص پکڑیں اور اسکی بدنامی کریں۔

ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک بادشاہ محمود غزنوی کا ایک خاص جرنیل تھا۔بڑا قریبی آدمی تھا۔ اس کا نام ایاز تھا۔انتہائی وفادار تھا اور اپنی اوقات بھی یاد رکھنے والا تھا۔اس کو پتہ تھا کہ مَیں کہاں سے اٹھ کر کہاں پہنچا ہوں۔اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو یاد کرنے والا تھا اور بادشاہ کے احسانوں کو بھی یاد رکھنے والا تھا۔ایک دفعہ ایک معرکے سے واپسی پر جب بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھ جا رہا تھا تو اس نے ایک جگہ پڑاؤ کے بعد دیکھا کہ ایاز اپنے دستے کے ساتھ غائب ہے۔تو اس نے باقی جرنیلوں سے پوچھا کہ وہ کہاں گیا ہے تو ارد گرد کے جو دوسرے لوگ خوشامد پسند تھے اور ہر وقت اس کوشش میں رہتے تھے کہ کسی طرح اس کوبادشاہ کی نظروں سے گرایا جائے اور ایاز کے عیب تلاش کرتے رہتے تھے تو انہوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا کہ بادشاہ کو اس سے بد ظن کریں۔اپنی بد ظنی کے گناہ میں بادشاہ کو بھی شامل کرنا چاہتے تھے۔انہوں نے فوراً ایسی باتیں کرنا شروع کر دیں جس سے بادشاہ کے دل میں بد ظنی پیدا ہو۔بادشاہ کو بہرحال اپنے وفادار خادم کا پتہ تھا۔بد ظن نہیں ہوا۔اس نے کہا ٹھیک ہے تھوڑی دیر دیکھتے ہیں۔آ جائے گا تو پھر پوچھ لیں گے کہ کہاں گیا تھا۔اتنے میں دیکھا تو وہ کمانڈر اپنے دستے کے ساتھ واپس آ رہا ہے اور اس کے ساتھ ایک قیدی بھی ہے۔تو بادشاہ نے پوچھا کہ تم کہاں گئے تھے۔اس نے بتایا کہ مَیں نے دیکھا کہ آپ کی نظر بار بار سامنے والے پہاڑ کی

طرف اٹھ رہی تھی تو مجھے خیال آیا ضرور کوئی بات ہو گی مجھے چیک کر لینا چاہئے، جائزہ لینا چاہئے، تو جب مَیں گیا تو مَیں نے دیکھا کہ یہ شخص جس کو میں قیدی بنا کر لایا ہوں ایک پتھر کی اوٹ میں چھپا بیٹھا تھا اور اس کے ہاتھ میں تیر کمان تھی تا کہ جب بادشاہ کا وہاں سے گزر ہو تو وہ تیرا کا وار آپ پر چلائے۔تو جو سب باقی سردار وہاں بیٹھے تھے جو بدظنیاں کر رہے تھے اور بادشاہ کے دل میں بدظنی پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے وہ سب اس بات پر شرمندہ ہوئے۔

(خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 263-262)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

" آج کل کے اس معاشرے میں جبکہ ایک دوسرے سے ملنا جلنا بھی بہت زیادہ ہو گیا ہے، غیروں سے گھلنے ملنے کی وجہ سے ان برائیوں میں جن کو ہمارے بڑوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ترک کیا تھابعضوں کی اولادیں اس سے متاثر ہو رہی ہیں۔ہمارے احمدی معاشرہ میں ہر سطح پر یہ کوشش ہونی چاہئے کہ احمدی نسل میں پاک اور صاف سوچ پیدا کی جائے۔اس لئے ہر سطح پر جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کے نظام کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے کہ خاص طور پر یہ برائیاں، حسد ہے، بدگمانی ہے، بدظنی ہے، دوسرے پر عیب لگانا ہے اور جھوٹ ہے اس برائی کو ختم کرنے کے لئے کوشش کی جائے، ایک مہم چلائی جائے۔"

(خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 256)